ہندومت، یہودیت اور اسلام تقسیم، محاصل فصل پیداوار، ایک مختصر جائزہ

Hinduism, Judaism and Islam, prorate andRevenuerulesof crop: A brief study

محمد انیس خان[i] ڈاکٹر آفتاب احمد[ii]

Abstract

Rules of Revenue and prorate of crop product is a very important issue in religions religious rules. Every religion of the world has a lot of religious rules and ways to generate and distribute theproduct(crop) .when we study (Hinduism, Judaism and Islam) religions,their is some rules like distribution of crops revenue ,rules for irrigation of field etc. Though rules are different but to some extend there is available. Each rule has some objectives. The question is, is these objective are same or different?AreHinduism, Judaism and Islamic teachings giving that idea to distribute and generate for the welfare of the society and for the agreeability of ALLAH. This research paper will shortly describe dividing, revenue and motive of that rule in Hinduism, Judaism and Islam.

Key Words: *Hinduism, Judaism and Islam Revenue and dividing, motives*

زندگی کی اہم ترین مباحث میں سے ایک تقسیم محاصل پیداوار ہے۔ جس کی وجہ سے آج دنیا میں انقلاب پیدا ہوا اور سیاست سے لیکر انسان کی نجی زندگی تک ہر شعبہ اس سے متاثر ہوا ہے۔ کئی سالوں سے اس موضوع پر زبانی، حربی اور قلمی معرکے سر گرم ہیں لیکن یہ بات بجا ہے کہ وحی الٰہی کی رہنمائی کے بغیر عقل کے بل پر اس موضوع کے سلسلے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس نے اس ڈور کو اور پیچیدہ کر دیا ہے۔ مذہبی قانون کے نقطہ نظر سے تقسیم محاصل پیداوار میں چند باتوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جس میں ایک قابل عمل نظام کے قیام کے ساتھ حق کا حقدار کو پہنچانا اور ارتکاز کی بیخ کنی وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ آج کے دور میں مضبوط ریاست، وہ ریاست تصور کی جاتی ہے جس ہیں تقسیم و محاصل پیداوار کو باقاعدہ شورائی اور عادلانہ اصولوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہو اور بادشاہ وقت رعایا کی دنیوی اور مادی فلاح کا نگران اور اقدار کا محافظ بن کر ہر وقت مخلوق خدا کی فلاح و بہبود، رفاہ عامہ اور معاشی فلاح سے تعلق رکھنے والے کاموں پر توجو دیتا ہو۔ جس میں نہروں کی تعمیر، سیم و تھور کو ختم کرنا، بندوں کی تعمیر، افتادہ زمینوں کو قابل کاشت بنانا، محنت کش طبقے کی خوشحالی کا خیال کرنا، کم سے کم ٹیکس رعایا پر ڈالنا، دفاعی نظام اور تعلیمی نظام کی بہتری کے لئیے جدوجہد کرنا، صحت کے سہولتوں کی فراہمی، اخلاقی اقدار کی حفاظت، عدل وانصاف قائم کرنا اور اس طرح کی اور ذمہ داریاں ہیں جو ایک بادشاہ پر عائد ہوتی ہیں وہ سب شامل ہیں۔

محاصل کے لغوی معانی و مفہوم:

لفظ محاصل کے معانی ''منافع، فوائد یا ثمرات و نتائج'' ہو سکتے ہیں۔[1] اردو لغت ''فیروز اللغات'' کے مطابق لفظ ''محاصل، محصول'' کی جمع ہے مگر اُردو میں واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معانی اہل لغت میں ''پیداوار کا محصول، معاملہ، لگان یا مال گزاری کا حصول، خراج کا حاصل کرنا یا حاصلا آمدنی'' وغیرہ کے ہو سکتے ہیں۔[2] عربی زبان میں محاصل و پیداوار کے لئے کئی الفاظ اہل لغت نے استعمال کئیے ہیں جیسے محصول، نتیجہ، حاصل

[i] اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ: manees332@gmail.com

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ شیرینگل یونیورسٹی دیر

الضرب وغیرہ۔[3] جب کہ عام طور پر محاصل کے لیئے انگریزی میں "Revenue" کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے جس کے معانی "کل آمدنی یا وصولیات" وغیرہ ہو سکتے ہیں۔[4]

پیداوار کے لغوی معانی و مفہوم:

لفظ پیداوار کی معانی حاصل کرنا، پھل کا حاصل کرنا یا اس کے ساتھ آمدنی اور نفع بھی مراد لیئے جا سکتے ہیں۔[5] اسی طرح اردو لغت کے مطابق پیداوار کے معانی زراعت وصنعت کی وہ پیداوار جو کھیت میں اُگے یا کارخانے میں تیار ہو۔[6] جب کہ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق کسی چیز کی پیداوار جس کی مارکیٹ میں قیمت ہو۔[7] انگریزی لغت میں پیداوار کے لیئے لفظ Production استعمال کیا جاسکتا ہے جس کے معانی کسی چیز کو پیدا کرنا یا تیار کرنا ہے۔[8] تقسیم محاصل و پیداوار میں آب وہ کون سے قوانین ہیں جن کو مد نظر رکھ کر ہم اس کے فوائد و ثمرات کو ہر کسی تک پہنچا سکتے ہیں؟۔

ہندومت میں تقسیم محاصل و پیداوار

أ: ہندومت میں زیادہ پیداوار، پذیرائی کی علامت:

ہندومت کے مذہبی کتابوں کے مطالعے سے پتہ چلتاہے کہ ابتداسے ویدک دور میں اُس شخص کو زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا جو زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیئے کوشش کرتا تھا۔ اُس دور کی زراعت کے حوالے سے "انسائیکلوپیڈیاآف ہندوازم" میں لکھا گیا ہے کہ

> "زراعت کو ویدک دور میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل تھی، معاشی حالت اور شان وشوکت میں بہتری کا اصل تعین خوراک کی مقدار پر منحصر ہوتا تھا۔ وہ شخص جو پیداوار (غلہ) زیادہ مقدار میں اگاتا تھا اُسے اپنے زمیندار ساتھیوں کا لیڈر تصور کیا جاتا تھا"۔[9]

لہذا زیادہ پیداوار کے حصول کے لیئے ہر وقت وہ کوشش میں رہتے تھے۔ اس کے علاوہ ویدک دور کے لوگ تقسیم محاصل و پیداوار کی اہمیت سے بہ خوبی واقف تھے کیونکہ اکثر یہ لوگ اپنی شاعری میں بھی زیادہ پیداوار یا تقسیم وغیرہ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے۔ اس دور کی اقتصادی حالت (Economy) کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا اف ہندوازم میں لکھا گیا ہے کہ

> "ویدک دور کے شاعر شعوری طور پر ماہر لوگ تھے۔ بعض اوقات وہ لفظ "معیشت" کو قصداً یا بالعموم طور پر شاعرانہ انداز میں یقینی اور واضح چیز کے لئے استعمال کیا کرتے تھے"۔[10]

جب ہم تقسیم محاصل و پیداوار کے مقاصد کا ذکر کرتے ہیں تو کتاب "گیتا" میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ "جو ہر کام ایشور کے لئے کرتا ہے وہ اپنے کاموں کے بندھن میں نہیں پھنستا"۔[11]

لہذا تقسیم و محاصل کا تصور ابتدا سے ہندومت کے مذہبی قوانین میں پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف تقسیم محاصل و پیداوار کے سلسلے میں ہندومت میں قربانی کے تصور کا جائزہ لیا جائے تو بہ خوبی پتہ چلتا ہے کہ ہندومت میں تقسیم کا اصل مقصد کیا ہے کیونکہ "انسائیکلوپیڈیا اف ہندوازم" کے مطابق انسان خدا کے سامنے قربانی اس لئے پیش کرتا ہے کہ "خدا انسان کو وہ سب کچھ عطا کردے جو اس انسان کی ضرورت ہے"۔[12]

یہودیت میں تقسیم محاصل و پیداوار:

أ: تقسیم محاصل پیداوار میں عدل وانصاف کو ترجیح:

سامی ادیان میں سب سے پہلے یہودیت کو شمار کیا جاتا ہے۔ تقسیم محاصل پیداوار کے حوالے سے یہودیت کے احکام عشرہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے شروع ہو کر ہر قسم کے لالچ کی تردید پر ختم ہو جاتی ہیں۔[13] یہودیت کے مذہبی قوانین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر حال میں عدل و انصاف پر عمل کیا جائے تاکہ کنگال لوگوں کو انصاف مہیا ہو سکے۔[14]

دوسری طرف تقسیم محاصل و پیداوار میں غریبوں اور مسافروں کی مدد کی غرض سے حصے مقرر کیئے گئے ہیں۔[15] قرضے کے حوالے سے غریب اور محتاجوں کے ساتھ انصاف سے اور ان لوگوں سے سود اور نفع نہ لینے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ یہ غریب لوگ معاشرے میں امیر لوگوں کے ساتھ برابری کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔[16] اسی طرح تالمود میں بھی کئی مقامات پر ذکر موجود ہے اور غلط تقسیم کی ممانعت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ "جو کوئی بھی ناانصافی سے ایک شخص کا مال کسی دوسرے شخص کو منتقل کرے گا وہ اللہ کے سامنے اپنے کیئے کا جواب دہ ہو گا"۔[17]

لہذا تقسیم محاصل پیداوار میں یہودیت مذہبی قانون ہر حال میں انصاف اور برابری پر زور دیتا ہے۔[18]

اسلام میں تقسیم محاصل و پیداوار

أ: دین اسلام کے قانون میں اعتدال کا عمل دخل:

تقسیم و محاصل پیداوار کے سلسلے میں اگر ہم دین اسلام کے مذہبی قوانین کا مختصر جائزہ لیں اور اس عنوان پر بحث شروع کریں کہ خرچ یا تقسیم کیسے کیا جائے ؟ تو دین اسلام کا پہلا قانون یہ بتاتا ہے کہ فضول خرچی سے بچ کر اعتدال کا راستہ اپنانا چاہیئے۔ قرآن میں یہی بھی بار بار ذکر کیا گیا ہے کہ فضول خرچی کا انجام مفلسی ہی ہو گا۔

(وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا)۔[19]

یعنی "اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے"۔

اسی طرح اعتدال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا یعنی "اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں"۔[20]

یہی وجہ ہے کہ قرآن ہمیں تقسیم محاصل و پیداوار کے سلسلے میں اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا)۔[21]

> یعنی "کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہئے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا"۔

ب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں بخل کی ممانعت:

اسی طرح صدقہ و خیرات کو اسلام مسکینوں اور غریبوں کا حق قرار دیتا ہے[22] کیونکہ قرآن یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ سے کنارہ کشی اختیار نہ کرو۔

(إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ)۔[23]

یعنی "اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس سے بخیلی کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا"۔

لہذا جو بخل کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہیں، وہ عذاب کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں[24] کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کا انجام بُرا قرار دیا گیا ہے:

(وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ)۔[25]

یعنی "جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے"۔

لہذا تقسیم محاصل وپیداوار کو اگر ہم اسلامی نقطہ نظر سے دیکھیں تو اسلام میں واضح قانون سازی نظر آئے گی جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔دوسری طرف اگر محاصل کے ہوتے ہوئے ہم اُن کو اچھے طریقے سے استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ عام بات ہے کہ دین و دنیا میں جرم کے بعد سزا کا تصور پایا جاتا ہے لہذا اُس سزا کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

خلاصہ کلام:

ہندومت، یہودیت اور اسلام کے تقسیم و محاصل پیداوار کے قوانین کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تینوں ادیان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئیے خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جب کہ زیادہ پیداوار کی حصول پر زور دیتے ہیں، لیکن اسلام کے قوانین اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ دین اسلام انسان کو یہ دعوت دیتا ہے کہ اپنی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کریں جب کہ پیداوار کے حصول میں حلال اور حرام کے قوانین کو بھی مدنظر رکھیں۔لہذا اسلام کے قوانین اس لحاظ سے دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔

مصادر و مراجع

[1] قاموس مترادفات، ص ۹۷۰

[2] فیروز اللغات اردو، ص ۱۰۹۰

[3] المورد الحدیث، قاموس انگلیزی عربی، ص ۹۱۸، دار العلم للملایین شارع مار الیاس، بنایۃ متکو الطابق الثانی بیروت لبنان، ۲۰۰۹م

[4] The Oxford English Dictionary ,Second Edition ,prepared by J.A.Simpson and E.S.C.Weiner ,Clarendon press .Oxford,1989 ,Volume,xiii,page,814...

[5] قاموس مترادفات، (اُردو فارسی) ص ۳۶۸

[6] فیروز اللغات اُردو، ص ۳۲۴

[7] Grolier Encyclopedia, The Grolier Society Publishers New York, Toronto, 1958, Vol, XV, page, 172..

[8] The Oxford English Dictionary, Second Edition, Volume, xii, page, 566..

[9]Encyclopedia of Hinduism, A continuing series, editor and chief, Nagendra KR. Singh ,Vol , 1, page, 108,,Anmol Publication PVT LTD ,4374/4B, Ansari road , Daryaganj , New Delhi (India)110002,1st edition , 1997 (vol.1-15)....

[10]Encyclopedia of Hinduism, A continuing series, editor and chief, Nagendra KR. Singh, vol, 5, page, 1270....

[11]گیتا، ادھیائے چوتھا، اشلوک ۱۹تا۲۳

[12]Encyclopedia of Hinduism, A continuing series, editor and chief, Nagendra KR. Singh, vol, 10, page, 2983....

[13]خروج، باب ۲۰

[14]خروج، باب ۲۳، ایت، ۶

[15]احبار، باب ۲۳، ایت، ۲۲

[16]احبار، باب ۲۵، ایت، ۳۶

[17]The TALMUD, Polano, s translation, part fifth, page, 341, Frederick Warne and Co, LTD. London and New York printed for the publishers by William Clowes and son's Limited, London and Beccles....

[18]استثنا، باب ۳۰، سلاطین ۲، باب ۱۲، تواریخ ۱، باب ۲۷

[19]سورہ بنی اسرائیل ، ایت ، ۲۹

[20]سورہ الفرقان، ایت ، ٦٧

[21]سورہ الطلاق، ایت ، ٧

[22]سورہ بنی اسرائیل، ایت ، ٢٦

[23]سورہ محمد، ایت ، ٣٧

[24]سورہ النساء، ایت ، ٣٧

[25]سورہ العمران ، ایت ، ١٨٠